صدرالافاضل، حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الہَادِی کے

کنزالایمان پر مایہ ناز تفسیری حاشیے کے ایک اسلوب کی نفیس وضاحت

اسلوبِ خزائن العرفان





مؤلف

ابو فراز محمد اعجاز عطاری المدنی عفی عنہ

مکتبہ فیضان علمیہ

باب المدینہ کراچی

صدر الافاضل، حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی کے
کنز الایمان پر مایہ ناز تفسیری حاشیے کے ایک اسلوب کی نفیس وضاحت

اسلوب خزائن العرفان

مؤلف

ابو فراز محمد اعجاز عطاری المدنی عفی عنہ

ناشر

مکتبہ فیضان علمیہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خزائن العرفان کے ایک اسلوب کی اہم وضاحت

تحریر کا پس منظر:

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ مجھے **کنز الایمان مع خزائن العرفان** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، نیز مجلس علمیہ کی طرف سے طباعت کے بعد پیش آنے والے متعلقہ اُمور کی ذمہ داری بھی مجھے سونپی گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ اس مطبوعہ "**کنز الایمان**" کی تصحیح کے حوالے سے جب بھی کوئی تحریر، فون یا میل وغیرہ آتی ہے تو اسے مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے اور میں اَوّلاً خود اُسے مختلف مطبوعہ نسخوں کی روشنی میں دیکھتا ہوں، بعد ازاں ضرورتاً متعلقہ تین چار اسلامی بھائیوں سے مشاورت کرتا ہوں۔ اگر صراحتاً پروف ریڈنگ، طباعت یا اس طرح کی کوئی دوسری غلطی ہو تو اسے فی الفور تصحیح کے بعد بذریعہ میل ناظم علمیہ کو بھیج دیا جاتا ہے۔ اگر کسی بڑی تبدیلی کی حاجت ہو تو اسے علمیہ کی علمی شخصیات اور مجلس کی مشاورت ومتفقہ فیصلے کے بعد ہی عمل میں لایا جاتا ہے۔

غلطی کی نشاندہی والی میل:

کچھ عرصہ پہلے ناظم علمیہ محترم آصف خان المدنی سَلَّمَہُ الْغَنِیْ کی طرف سے ایک میل موصول ہوئی جس میں کسی اسلامی بھائی کی طرف سے "**خزائن العرفان**" کے ایک حاشیے کی غلطی کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ مذکورہ طریقہ کار کے مطابق اَوّلاً میں نے خود اُسے چیک کیا، پھر دیگر اسلامی بھائیوں سے مشاورت کی، جس سے کلی طور پر درج ذیل

دو ۲ موقف سامنے آئے:

دونوں اصولی موقف:

(1) پہلا موقف: ''واقعی حاشیے میں غلطی ہے اور کچھ الفاظ کی تبدیلی کرنا ہوگی۔''

(2) دوسرا موقف: ''حاشیے میں غلطی نہیں ہے بلکہ حاشیہ نمبر کا مقام غلط ہے لہٰذا نمبر کا مقام تبدیل کرنا ہوگا۔'' دوسرے موقف کو اکثر اسلامی بھائیوں کی تائید حاصل ہوئی اس لیے فیصلہ کیا گیا کہ حاشیہ نمبر کا مقام تبدیل کر دیا جائے۔ نیز میں نے اس بات سے ناظم علمیہ کو بھی بذریعہ میل آگاہ کر دیا تاکہ متعلقہ اسلامی بھائی کو بھی نشاندہی پر شکریہ کا جواب روانہ کیا جا سکے۔

میرے محسن، میرے مشیر:

کلی طور پر (ترجمہ، تصنیف وتالیف، تخریج، تحقیق، تسہیل، تحشیہ اور تشریح وغیرہ) علمی حوالے سے میں جن اسلامی بھائیوں سے مشاورت کرتا ہوں اُن میں شعبہ تراجم کتب کے نگران **محمد آصف اقبال عطاری المدنی** سَلَّمَہُ الْغَنِی سرفہرست ہیں۔ اتفاق سے کنزالایمان کے اس معاملے کے وقت وہ موجود نہ تھے اس لیے مذکورہ مقام پر تبدیلی کرنے یا نہ کرنے کے فیصلے کو میں نے محترم آصف بھائی سے مشاورت پر موقوف کر دیا۔ جب وہ علمیہ میں تشریف لائے اور اُن سے اِس معاملے میں مشاورت کی تو انہوں نے مذکورہ دونوں موقف مسترد کر دیے اور فرمایا کہ **''یہ حاشیہ بالکل درست، مکمل اور اپنے مقام پر ہی موجود ہے، نہ تو اس میں الفاظ کی تبدیلی کی حاجت ہے اور نہ ہی مقام کی تبدیلی کی حاجت۔''** پھر انہوں نے صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا **مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی کے **کنزالایمان** پر تفسیری حاشیے **خزائن العرفان** کے ایک اسلوب کی ایسی

بہترین اور نفیس توضیح پیش کی جس سے ظاہر ہوگیا کہ واقعی یہ حاشیے یا حاشیہ نمبر وغیرہ کی غلطی نہیں ہے بلکہ **خزائن العرفان** کے اسلوب کی عدم معرفت کے سبب پیدا ہونے والی ایک غلط فہمی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اِن کے جواب سے تشفی ہوئی تو ذہن بنا کہ کیوں نہ اس کو تحریراً علمیہ کے دیگر مدنی اسلامی بھائیوں (اور اب اہل علم اور مطالعہ کا ذوق رکھنے والے عوام وخواص) کی خدمت میں بھی پیش کردیا جائے تاکہ وہ اپنے تحریری وتحقیقی کام میں اس اہم اسلوب کو پیش نظر رکھیں اور دیگر لوگ بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔ لہٰذا تفصیل پیش خدمت ہے:

خزائن العرفان میں صدرالافاضل کا اسلوب:

صدرالافاضل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے حاشیہ لکھتے ہوئے عربی طرز پر دیگر اسالیب کے ساتھ ساتھ یہ بھی اسلوب اختیار فرمایا ہے کہ **"بسا اوقات آپ حاشیے میں ترجمے کی سابقہ عبارت کے آخری یا لاحقہ عبارت کے شروع کے ربطیہ الفاظ ذکر فرمادیتے ہیں۔ وہ ربطیہ الفاظ بعض اوقات فعل، فاعل، مفعول بہ، مفعول لہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، صلہ، ظرف زماں یا مکاں یا اضافت وغیرہ کو ظاہر کرتے ہیں۔"** یعنی اگر کوئی شخص فقط ترجمے کی عبارت کو حاشیے کی عبارت کے ساتھ ملا کر پڑھتا جائے تو وہ ایک مکمل سلیس اور بامحاورہ تشریحی وتوضیحی ترجمہ پڑھنے میں کامیاب ہوجائے گا، اُسے اِس ترجمۂ **کنزالایمان** کو سمجھنے کے لیے کسی اور تفسیر کی حاجت نہیں ہوگی۔ اسی اسلوب سے عدم واقفیت کی بنا پر حاشیہ پڑھنے والے بعض حضرات (عوام وخواص دونوں) اُن ربطیہ الفاظوں کو یا تو زائد سمجھ لیتے ہیں یا نامکمل واَدُھورا سمجھ لیتے ہیں۔ واضح رہے کہ **خزائن العرفان** میں کئی مقامات پر اس اسلوب کو اختیار کیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا واقعے میں بھی کچھ

اسی طرح کا معاملہ ہوا ہے کہ جس حاشیے کو غلط سمجھ کر الفاظ میں تبدیلی یا حاشیہ نمبر کو غلط سمجھ کر حاشیہ نمبر کے مقام میں تبدیلی کا سوچا جارہا تھا وہ حاشیہ دراصل بعد میں آنے والے ترجمے کے الفاظ کا فاعل تھا۔ آیئے! پہلے اس اسلوب کو چند امثلہ سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور بعدازاں اپنے اس مخصوص مقام کی وضاحت کی طرف آتے ہیں جو اس تفصیل کا باعث ہوا:

اسلوب کو سمجھنے کے لیے چند امثلہ:

(1)......پہلی مثال: ﴿كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۪ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۲۱۳﴾ (پ ۲، البقرۃ: ۲۱۳) **ترجمۂ کنزالایمان:** ”لوگ ایک دین پر تھے پھر **اللہ** نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری کہ وہ لوگوں میں ان کے اختلافوں کا فیصلہ کر دے اور کتاب میں اختلاف انہیں نے ڈالا جن کو دی گئی تھی بعد اس کے کہ ان کے پاس روشن حکم آچکے (ف ۴۱۰) آپس کی سرکشی سے تو **اللہ** نے ایمان والوں کو وہ حق بات سوجھا دی جس میں جھگڑ رہے تھے اپنے حکم سے اور **اللہ** جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے۔“

خزائن العرفان: (ف ۴۱۰) یعنی یہ اختلاف نادانی سے نہ تھا بلکہ۔

وضاحت: اس حاشیہ کو پڑھ کر ایسا لگتا ہے کہ لفظ ”بلکہ“ کے بعد کچھ رہ گیا ہے جبکہ

حقیقت میں ایسا نہیں بلکہ اس کا تعلق ترجمے میں موجود حاشیہ نمبر ۴۱۰ کے بعد آنے والی عبارت ''آپس کی سرکشی سے۔۔۔الخ'' سے ہے۔



(2)......دوسری مثال:﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ۝۲۱۴﴾(پ۲، البقرہ: ۲۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: ''کیا اس گمان میں ہو کہ جنّت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلوں کی سی روداد نہ آئی پہنچی انہیں سختی اور شدت اور ہلا ہلا ڈالے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کب آئے گی اللّٰہ کی مدد (ف ۴۱۳) سن لو بیشک اللّٰہ کی مدد قریب ہے۔''

خزائن العرفان: (ف ۴۱۳) اس کے جواب میں انہیں تسلی دی گئی اور یہ ارشاد ہوا۔

وضاحت: اس حاشیے میں ''اور یہ ارشاد ہوا'' کا مشار الیہ دراصل ترجمہ میں موجود حاشیہ نمبر ۴۱۳ کے بعد والی عبارت ''سن لو بیشک۔۔۔الخ'' ہے۔



(3)......تیسری مثال:﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَاۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَیْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَاۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖۚ وَ اعْفُ عَنَّاٙ وَ اغْفِرْ لَنَاٙ وَ ارْحَمْنَاٙ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ۝۲۸۶﴾(پ۳، البقرہ: ۲۸۶) ترجمۂ کنز

الایمان: ''**اللّٰہ** کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو بڑائی کمائی (ف ۶۲۴) اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولی ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔''

خزائن العرفان: (ف ۶۲۴) یعنی ہر جان کو عمل نیک کا اجر و ثواب اور عمل بد کا عذاب و عقاب ہوگا اس کے بعد **اللّٰہ تعالٰی** نے اپنے مؤمن بندوں کو طریقِ دُعا کی تلقین فرمائی کہ وہ اس طرح اپنے پروردگار سے عرض کریں۔

وضاحت: اس حاشیے میں ''**وہ اس طرح اپنے پروردگار سے عرض کریں۔**'' کا ربط ترجمے میں موجود حاشیہ نمبر ۶۲۴ کے بعد والی عبارت ''**اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں۔۔۔الخ**'' کے ساتھ ہے۔



(4)......چوتھی مثال: ﴿هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚؐ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ﳕ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَاۚ وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ(۷)﴾ (پ ۳، آل عمران: ۷) **ترجمۂ کنزالایمان:** ''وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کجی

ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں (ف۱۰) گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈھنے کو اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔''

خزائن العرفان: (ف۱۰) اور اس کے ظاہر پر حکم کرتے ہیں یا تاویل باطل کرتے ہیں اور یہ نیک نیتی سے نہیں بلکہ (جمل)

وضاحت: اس حاشیے کے آخری لفظ ''بلکہ'' سے ایسا لگتا ہے کہ کچھ عبارت رہ گئی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کا تعلق ترجمے میں موجود حاشیہ نمبر ۱۰ کے بعد والے الفاظ **''گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈنے۔۔۔الخ''** سے ہے۔



(5)......پانچویں مثال: ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِیْلَؕ(۴۴)﴾ (پ۵، النساء: ۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: ''کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کو کتاب سے ایک حصہ ملا گمراہی مول لیتے ہیں اور چاہتے ہیں (ف۱۳۶) کہ تم بھی راہ سے بہک جاؤ۔''

خزائن العرفان: (ف۱۳۶) اے مسلمانو۔

وضاحت: اس حاشیے میں **''اے مسلمانو''** تعلق پچھلی عبارت سے نہیں بلکہ ترجمے میں موجود حاشیہ نمبر ۱۳۶ کے بعد والی عبارت **''کہ تم بھی راہ سے بہک جاؤ۔''** سے ہے۔



(6)......چھٹی مثال: ﴿مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ یَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَیْنَا وَ اسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَیًّۢا

بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِی الدِّیْنِؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اسْمَعْ
وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَ اَقْوَمَۙ وَ لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا
یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۴۶﴾ (پ۵، النساء: ۴۶) **ترجمۂ کنزالایمان:** ''کچھ یہودی کلاموں کو اُن کی جگہ سے پھیرتے ہیں اور (ف ۱۴۰) کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور (ف ۱۴۱) سنیے آپ سنائے نہ جائیں اور رَاعِنَا کہتے ہیں زبانیں پھیر کر اور دین میں طعنہ کے لئے اور اگر وہ (ف ۱۴۲) کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو ان کے لئے بھلائی اور راستی میں زیادہ ہوتا لیکن اُن پر تو اللّٰہ نے لعنت کی اُن کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا۔''

خزائن العرفان: (ف ۱۴۰) جب سیّد عالم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم انہیں کچھ حکم فرماتے ہیں تو۔ (ف ۱۴۱) کہتے ہیں۔ (ف ۱۴۲) بجائے اُن کلمات کے اہلِ اَدب کے طریقہ پر۔

وضاحت: اس حاشیے ۱۴۰ کے آخری لفظ ''تو'' سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کے آگے کچھ عبارت رہ گئی ہے یا یہ لفظ ''تو'' زائد ہے۔ بلکہ بعض حضرات تو ترجمے میں موجود لفظ ''اور'' کے بعد اس حاشیے کو غلط سمجھ بیٹھتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ حاشیہ بالکل درست اور اپنے مقام ہی پر ہے البتہ اس کا تعلق ترجمے میں موجود حاشیہ نمبر ۱۴۰ کے بعد والی عبارت ''کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا۔۔۔الخ'' سے ہے۔ اسی طرح حاشیہ نمبر ۱۴۱ کی عبارت ''کہتے ہیں۔'' کا تعلق بھی ترجمے میں موجود حاشیہ نمبر ۱۴۱ کے بعد والی عبارت ''سنیئے آپ سنائے۔۔۔الخ'' سے اور حاشیہ نمبر ۱۴۲ کی عبارت کا تعلق ترجمے میں موجود حاشیہ نمبر ۱۴۲ کے بعد والی عبارت سے ہے۔

(7)......ساتویں مثال: ﴿وَ لَىِٕنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا۝۷۳﴾ (پ۵، النساء: ۷۳) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور اگر تمہیں اللہ کا فضل ملے تو ضرور کہے (ف۱۸۸) گویا تم میں اس میں کوئی دوستی نہ تھی اے کاش میں ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد پاتا۔''

خزائن العرفان: (ف۱۸۸) وہی جس کے مقولہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ۔

وضاحت: اس حاشیے کہ آخری لفظ ''کہ'' سے لگتا ہے کہ کچھ عبارت چھوٹ گئی ہے لیکن اس کا تعلق ترجمے میں موجود حاشیہ نمبر ۱۸۸ کے بعد والی عبارت ''گویا تم میں ۔۔۔الخ'' سے ہے۔

(8)...... آٹھویں مثال: ﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَ اخْشَوْنِ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۝۴۴﴾ (پ۶، المائدہ: ۴۴) ترجمۂ کنزالایمان: ''بے شک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اس پر گواہ تھے تو (ف۱۱۴) لوگوں سے خوف نہ کرو اور

مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہ لو اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔''

خزائن العرفان: (ف ۱۱۴) اے یہودیو تم سید عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی نعت و صفت اور رجم کا حکم جو توریت میں مذکور ہے اس کے اظہار میں۔

وضاحت: اس حاشیے کے آخری الفاظ کو پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کچھ عبارت رہ گئی ہو، یعنی نامکمل محسوس ہوتا ہے، لیکن حقیقتاً یہ نامکمل نہیں بلکہ اس کا تعلق ترجمے میں موجود حاشیہ نمبر ۱۱۴ کے بعد والے الفاظ ''**لوگوں سے خوف نہ کرو**'' سے ہے۔



(9)......نویں مثال: ﴿لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَ فَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝﴾ (پ۶، المائدہ: ۷۰) **ترجمۂ کنزالایمان:** ''بے شک ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان کی طرف رسول بھیجے جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر آیا جو اُن کے نفس کی خواہش نہ تھی (ف ۱۸۰) ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہیں۔''

خزائن العرفان: (ف ۱۸۰) اور انہوں نے انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَام کے احکام کو اپنی خواہشوں کے خلاف پایا تو ان میں سے۔

وضاحت: اس حاشیے کے آخری الفاظ کو پڑھ کر بھی یہی محسوس ہوتا ہے کہ یہ نامکمل ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق ترجمے میں موجود حاشیہ نمبر ۱۸۰ کے بعد والی عبارت ''**ایک گروہ کو جھٹلایا**'' کے ساتھ ہے۔

(10)......دسویں مثال: ﴿وَ قَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَ اَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَ اَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾﴾ (پ۸، الانعام: ۱۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور بولے (ف ۲۷۵) یہ مویشی اور کھیتی روکی ہوئی ہے اسے وہی کھائے جسے ہم چاہیں اپنے جھوٹے خیال سے اور کچھ مویشی ہیں جن پر چڑھنا حرام ٹھہرایا اور کچھ مویشی کے ذبح پر اللہ کا نام نہیں لیتے یہ سب اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے عنقریب وہ انہیں بدلہ دے گا ان کے افتراؤں کا۔''

خزائن العرفان: (ف ۲۷۵) مشرکین اپنے بعض مویشیوں اور کھیتیوں کو اپنے باطل معبودوں کے ساتھ نامزد کر کے کہ۔

وضاحت: اس حاشیے کے آخری الفاظ سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ یہ نامکمل ہے اس کے بعد کچھ عبارت رہ گئی ہے۔ لیکن یہ حاشیہ نامکمل نہیں بلکہ اس کا تعلق ترجمے میں موجود حاشیہ نمبر ۲۷۵ کے بعد والی عبارت ''یہ مویشی اور کھیتی روکی ہوئی'' سے ہے۔

(11)......گیارہویں مثال: ﴿وَ لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾﴾ (پ۸، الاعراف: ۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور بے شک ہم نے تمہیں زمین میں جماؤ دیا اور تمہارے لئے اس میں زندگی کے اسباب بنائے (ف ۱۴) بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔''

خزائن العرفان: (ف ۱۴) اور اپنے فضل سے تمہیں راحتیں دیں باوجود اس کے تم۔

وضاحت: اس حاشیے کے آخری الفاظ سے بھی محسوس ہوتا ہے کہ یہ حاشیہ نامکمل ہے یا کچھ عبارت رہ گئی ہے جبکہ اس کے آخری الفاظ کا تعلق ترجمے میں موجود حاشیہ نمبر ۱۴ کے بعد والی عبارت ''بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔'' سے ہے۔

موضوعِ بحث مقام کی وضاحت:

اب آیئے اس مقام کی طرف جو اس پوری بحث کا سبب بنا، قرآن پاک میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًاؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَ الْمِیْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَاؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴿۸۵﴾﴾ (پ۸، الاعراف: ۸۵) **ترجمۂ کنزالایمان:** ''اور مدین کی طرف ان کی برادری سے شعیب کو بھیجا (ف ۱۵۸) کہا اے میری قوم **اللہ** کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آئی تو ناپ اور تول پوری کرو اور لوگوں کی چیزیں گھٹا کر نہ دو (ف ۱۶۰) اور زمین میں انتظام کے بعد فساد نہ پھیلاؤ یہ تمہارا بھلا ہے اگر ایمان لاؤ۔''

خزائن العرفان: (ف ۱۵۸) حضرت شُعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے۔

مغالطے کی وضاحت:

''ترجمے میں موجود حاشیہ نمبر ۱۵۸ کی عبارت کے بعد اس کے حاشیے کو پڑھنے سے اکثر لوگوں کو مغالطہ ہوجاتا ہے اور فی الفور یہی جملہ ذہن میں آتا ہے کہ ''شعیب کو حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے ہی بھیجا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟'' یہی معاملہ ہمیں میل کرنے

والے اسلامی بھائی، ہمیں اور ہماری مشاورت کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ بھی پیش آیا جس سے درج ذیل دو موقف سامنے آئے جنہیں پیچھے بھی ذکر کیا جا چکا ہے:

(1)...... پہلا موقف:

حاشیے کے الفاظ میں غلطی ہے، حاشیہ یوں ہونا چاہیے تھا: ''حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کو۔'' غرضِ مفسر یہ ہوتی کہ ترجمے میں شعیب کی تعیین میں اختلاف تھا کہ کون سے شعیب مراد ہیں تو مفسر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تعیین فرما دی کہ یہاں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیدنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام مراد ہیں۔

(2)...... دوسرا موقف:

یہ حاشیہ بالکل درست ہے البتہ ترجمے میں موجود حاشیہ نمبر کی جگہ غلط ہے۔ حاشیہ نمبر ۱۵۸ لفظ ''کہا'' کے بعد آئے گا۔ اب غرضِ مفسر واضح ہے کہ ''کہا'' کا فاعل یا قائل مفسر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بیان فرمایا۔ اسی موقف کو اکثر اسلامی بھائیوں کی تائید حاصل ہوئی۔

درست موقف وخزائن العرفان کا اسلوب:

حاشیہ بھی بالکل درست ہے اور ترجمے میں موجود حاشیہ نمبر بھی بالکل صحیح اور اپنی جگہ پر موجود ہے۔ البتہ حاشیہ کی عبارت ''حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے۔'' کا تعلق ترجمے میں موجود حاشیہ نمبر ۱۵۸ سے پہلے والی عبارت کے ساتھ نہیں بلکہ اگلے لفظ ''کہا'' کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ پچھلے صفحات میں کئی مثالوں کے ذریعے اس بات کو پیش کیا گیا ہے۔ اب ترجمے اور حاشیے کی عبارت ملا کر بالکل درست مفہوم یہ بنا: ''اور مدین کی طرف اُن کی برادری سے شعیب کو بھیجا۔ حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اے میری قوم اللّٰہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔۔۔ الخ۔''

مذکورہ اُسلوب کاایک اِضافی فائدہ:

اِس آیت مبارکہ کی تفاسیر میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ ''شعیب'' میں اختلاف ہے کہ یہاں شعیب سے کون مراد ہیں؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیدنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام مراد ہیں یا کوئی اور شعیب۔مختلف مفسرین نے کئی اقوال ذکر کیے ہیں۔

صدرالافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی نے لفظ ''کہا'' کا فاعل ذکر کر کے یہ ظاہر فرمادیا کہ ان کے نزدیک یہاں ''شعیب'' سے حضرت سیدنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام مراد ہیں۔ **وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ وہ قرآن پاک کے مایہ ناز ترجمہ **''کنزالایمان''** کے مصنف اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدددین وملت، پروانۂ شمع رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اور اس پر تفسیری حاشیے **''خزائن العرفان''** کے مصنف صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی پر اپنی رحمت ورضوان کی کروڑیں رحمتیں نازل فرمائے، ہمارے پیرومرشد، شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کو دنیا وآخرت کی بھلائیں عطا فرمائے، ہمیں قرآن پاک کو پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سگ عطار ابوفراز محمد اعجاز عطاری المدنی عفی عنہ

تاریخ: ۲۲ رجب المرجب ۱۴۳۵ھ 03122711788